منظور الحسن

اسلام اور مصوری

جاوید احمد غامدی کا نقطۂ نظر

(۴)

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

خلاصۂ مباحث

اسلام اور مصوری کے زیر عنوان گزشتہ مباحث میں جو باتیں سامنے آئی ہیں، نکات کی صورت میں ان کا خلاصہ حسب ذیل ہے:

۱۔ مصوری مباحات فطرت میں سے ہے۔

۲۔ قرآن مجید سے اس کی فطری اباحت کی تصدیق ہوتی ہے، کیونکہ اس کتاب میں اللہ کے ایک پیغمبر سیدنا سلیمان علیہ السلام کے تصویریں بنوانے کا ذکر ہوا ہے۔

۳۔ بائیبل سے بھی اس کی اباحت معلوم ہوتی ہے۔ اس میں مذکور ہے کہ سیدنا سلیمان علیہ السلام نے اللہ کی عبادت گاہ میں فرشتوں اور بعض حیوانات کی تصویریں بنوائی تھیں۔

۴۔ احادیث سے بھی مصوری کی اباحت ہی کا حکم مستنبط ہوتا ہے۔ ان میں بیان ہوا ہے کہ:

○ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اور اپنی صاحب زادی کے گھر پر تصویر والا پردہ لٹکانے سے منع

کیا، مگر وہی پردہ کسی اور کو استعمال کرنے کے لیے بھجوا دیا۔ اپنے اور اپنی صاحب زادی کے دروازے پر اس پردے کو لٹکانے سے منع کرنے کا سبب روایت میں تصویر کی حرمت نہیں، بلکہ تزئین و آرایش بیان ہوا ہے۔

o آپ کے سامنے سیدہ عائشہ کی گڑیاں اور کھلونے موجود رہے، مگر آپ نے ان کی نکیر نہیں فرمائی۔

o آپ نے بیٹھنے کے لیے ایک ایسے تکیے کو استعمال کیا جس پر تصویر بنی ہوئی تھی۔

o ایک موقع پر آپ نے سیدہ کو تصاویر والا پردہ سرکانے کا حکم دیا اور اس کا سبب تصویر کی حرمت نہیں، بلکہ نماز میں توجہ بٹنا بتایا۔

ان نکات سے یہ بات پوری طرح واضح ہو جاتی ہے کہ مصوری کو دین و شریعت نے ہرگز ممنوع قرار نہیں دیا۔ چنانچہ اس کی تمام انواع اصلاً جائز ہیں۔ البتہ اسلام نے اس فن کے ان تمام مظاہر کو حرام قرار دیا ہے جو شرک سے وابستہ یا مشرکانہ مراسم کی عکاسی کرتے ہیں۔ چنانچہ قرآن مجید، بائیبل اور احادیث میں ایسے مجسموں، شبیہوں اور تصویروں کو شنیع قرار دیا گیا ہے جو مشرکانہ عقائد اور مراسم سے کوئی علاقہ رکھتی تھیں۔ قرآن، بائیبل اور احادیث کے حوالے سے اہم نکات یہ ہیں:

۱۔ قرآن مجید میں اس شناعت کے ضمن میں حسب ذیل چیزیں بیان ہوئی ہیں:

o سورۂ انبیا میں نقل ہوا ہے کہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا کہ یہ کیا مورتیں ہیں جن پر تم دھرنا دیے بیٹھے ہو، کیا اللہ کے سوا تم ایسی چیزوں کی پرستش کرتے ہو جو تم کو نفع و نقصان نہیں پہنچا سکتیں، تف ہے تم پر بھی اور ان چیزوں پر بھی جن کو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو۔

o سورۂ نجم میں لات، منات اور عزیٰ کی تماثیل کے حوالے سے عربوں کو مخاطب کر کے کہا ہے کہ یہ محض نام ہیں جو تم نے اور تمھارے باپ دادا نے رکھ چھوڑے ہیں۔ اللہ نے ان کے حق میں کوئی دلیل نہیں اتاری۔

o سورۂ اعراف میں مشرکین کو مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ جن کو تم اللہ کے ماسوا پکارتے ہو، نہ

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

وہ تمھاری مدد کر سکتے ہیں اور نہ اپنی ہی مدد کر سکتے ہیں، تم ان کو دیکھتے ہو کہ وہ تمھاری طرف تاک رہے ہیں، لیکن انھیں کچھ بھی سوجھتا نہیں ہے۔

۲۔ بائیبل میں مشرکانہ پہلو سے مصوری کی شناعت کے مقامات حسب ذیل ہیں:

o یرمیاہ میں اہل بابل کو تنبیہ کرتے ہوئے ان کے ملک کو ''تراشی ہوئی مورتوں کی مملکت'' کہا گیا ہے اور ان مورتوں کو باطل قرار دے کر ان کی بربادی کا اعلان کیا گیا ہے۔

o یسیعاہ میں بیان ہوا ہے کہ جو لوگ ان مورتوں اور بتوں پر ایمان رکھتے اور انھیں اپنے معبود کا درجہ دیتے ہیں، انھیں بالآخر سخت شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے گا۔

o احبار اور بعض دوسرے مقامات پر بنی اسرائیل کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ ان کی سلطنت میں بت پرستی پر سخت پابندی ہونی چاہیے اور عبادت کی غرض سے کوئی مورت اور شبیہ نہ بنائی جائے۔

o تورات کے بعض مقامات پر جہاں مورتیں بنانے اور خدا کے ماسوا کسی کو معبود بنانے کا ذکر ہوا ہے، وہاں ان مشرکانہ افعال پر تنبیہ کرتے ہوئے خدا کی صفت غیرت کا حوالہ دیا گیا ہے۔ چنانچہ خروج میں اللہ تعالیٰ کا یہ حکم بیان ہوا ہے کہ:

> ''میرے حضور تو غیر معبودوں کو نہ ماننا۔ تو اپنے لیے کوئی تراشی ہوئی مورت نہ بنانا۔ نہ کسی چیز کی صورت بنانا جو اوپر آسمان میں یا نیچے زمین پر یا زمین کے نیچے پانی میں ہے۔ تو ان کے آگے سجدہ نہ کرنا اور نہ ان کی عبادت کرنا کیونکہ میں خداوند تیرا خدا غیور خدا ہوں۔''

o استثنا میں نقل ہوا ہے کہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے لاویوں کو یہ حکم دیا کہ وہ بنی اسرائیل کے سب لوگوں سے کہیں کہ:

> ''لعنت اس آدمی پر جو کاری گری کی صنعت کی طرح کھودی ہوئی یا ڈھالی ہوئی مورت بنا کر جو خداوند کے نزدیک مکروہ ہے اس کو کسی پوشیدہ جگہ میں نصب کرے۔''

o زبور میں بتوں کی بے ثباتی اور بے وقعتی کو نہایت دل نواز انداز میں بیان کیا گیا ہے اور انھیں نطق، بصارت اور سماعت کی صلاحیتوں سے محروم قرار دیا گیا ہے۔

۳۔ احادیث میں حسب ذیل باتیں بیان ہوئی ہیں:

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

o جس گھر میں (پوجی جانے والی) تصاویر ہوں، اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

o وہ شخص نہایت درجہ ظالم ہے جو اللہ کی طرح وصف تخلیق کا حامل ہونے کے زعم میں مبتلا ہو اور اس بنا پر (پتھر تراش کر) اس کی مخلوقات جیسی مخلوقات بنانے کی کوشش کرے۔

o (پوجی جانے والی تصویریں بنانے والے) مصور ملعون ہیں۔ قیامت میں انھیں سخت عذاب کا سامنا کرنا پڑے گا۔

o (بتوں کی تکریم کے لیے ان کی) نصب کی ہوئی تماثیل مکروہ ہیں۔

o نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر اس چیز کو توڑ دیتے جس پر (مشرکانہ مقاصد کے لیے استعمال ہونے والی) صلیب کی تصویر بنی ہوتی۔

o اہل کلیسا میں سے وہ لوگ جو قبروں پر عبادت گاہیں تعمیر کرتے اور ان میں (پرستش کی غرض سے سیدنا مسیح علیہ السلام اور سیدہ مریم علیہا السلام) کی تصویریں بناتے ہیں، قیامت میں بدترین مخلوق قرار پائیں گے۔

o قیامت میں سب لوگ اپنے اپنے معبود کی پیروی میں چلیں گے۔(غیر اللہ کی عبادت کرنے والوں میں سے) صلیب کے پجاری صلیب کی، تصاویر کے پجاری تصاویر کی اور آگ کے پجاری آگ کی پیروی میں چلیں گے۔

o بیت اللہ میں ۳۶۰ تماثیل اور تصاویر تھیں۔ ان کی پرستش کی جاتی تھی۔ فتح مکہ کے موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تصویروں کو مٹانے اور مجسموں کو نکالنے کا حکم دیا اور آپ اس وقت تک اندر داخل نہیں ہوئے جب تک اللہ کے گھر کو ان سے پاک نہیں کر دیا گیا۔

o نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ہر (پوجی جانے والی) تصویر اور مجسمے کو مٹا دیا جائے اور ہر (پوجی جانے والی) قبر کو سطح زمین کے برابر کر دیا جائے۔

---

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

مصوری کی حرمت کے استدلال کا جائزہ

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

مصوری کے حوالے سے ہمارے فقہا کا نقطۂ نظر یہ ہے کہ جان دار مخلوقات کی تصاویر حرام اور بے جان مخلوقات کی جائز ہیں۔ اس نقطۂ نظر کی اساس وہ روایتیں ہیں جن میں اللہ کی مخلوق جیسی مخلوق بنانے کی مذمت کی گئی ہے اور ایسی چیزوں کی تصویر بنانے سے منع کیا گیا ہے جن میں روح پائی جاتی ہے۔ اس ضمن میں فقہ کی کتابوں سے چند نمائندہ اقتباسات حسب ذیل ہیں:

قال اصحابنا و غيرهم تصوير صورة الحيوان حرام اشد التحريم و هو من الكبائر و سواء صنعه لما يمتهن او لغيره فحرام بكل حال لأن فيه مضاهاة لخلق الله و سواء كان فى ثوب أو بساط أو دينار أو درهم أو فلس أو إناء أو حائط و اما ما ليس فيه صورة حيوان كالشجر و نحوه، فليس بحرام و سواء كان فى هذا كله ما له ظل و ما لا ظل له و بمعناه. قال جماعة العلماء مالك و الثورى و أبو حنيفة و غيرهم و قال القاضى إلا ما ورد فى لعب البنات و كان مالك يكره شراء ذلك.

(عمدۃ القاری ۲۲/۷۰)

''ہمارے اصحاب (فقہاے احناف) اور ان کے علاوہ دوسرے فقہا کہتے ہیں کہ جان دار کی تصویر

بالکل حرام ہے۔ اسے بنانا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔ یہ حرمت ہر صورت میں ہے، خواہ تصویر اہانت کے مقام پر رکھنے کے لیے بنائی گئی ہو یا عظمت کے مقام پر رکھنے کے لیے، کیونکہ اس میں خدا کی تخلیق کی مشابہت پائی جاتی ہے۔ یہ تصویر خواہ کسی کپڑے، بچھونے، دینار، درہم، پیسے، برتن یا دیوار پر بنی ہو، حرمت میں سب برابر ہیں۔ البتہ اگر اس تصویر میں کسی جان دار کی شکل نہ ہو تو پھر یہ حرام نہیں ہے۔ (جو تصاویر حرام ہیں ان میں) حرمت کا معاملہ یکساں ہوگا، خواہ وہ مجسمہ ہوں جس کا سایہ ہوسکتا ہے یا ایسی تصاویر ہوں جن کا سایہ ہو ہی نہیں سکتا۔ تصویر کے معاملے میں یہی رائے علما کی اس جماعت کی بھی ہے جس میں امام مالک، سفیان ثوری، امام ابوحنیفہ اور دوسرے علما شامل ہیں۔ البتہ قاضی عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لڑکیوں کی گڑیاں اس سے مستثنیٰ ہیں۔ جب کہ امام مالک رحمہ اللہ ان کی خرید و فروخت کو بھی مکروہ سمجھتے تھے۔''

وقالوا کره علیه السلام ما کان سترا ولم یکره ما یداس علیه ویوطأ بهذا قال سعد بن ابی وقاص وسالم وعروة وابن سیرین وعطاء وعکرمة قال عکرمة یوطأ من الصورة هو ذل لها وهذا اوسط المذاهب وبه قال مالك والثوری وابو حنیفة والشافعی. (عمدۃ القاری ۱۰/ ۳۱۳)

''حضرات صحابہ و تابعین نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تصاویر کو ناپسند کیا ہے جو پردہ کی صورت میں (معلق اور کھڑی) ہوں اور ان تصاویر کو ناپسند نہیں کیا جو پامال ہوں اور ان پر بیٹھا یا لیٹا جائے۔ یہی قول حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت سالم بن عبداللہ اور عروہ اور ابن سیرین کا اور حضرت عطاء اور عکرمہ کا ہے۔ عکرمہ نے فرمایا کہ جو تصاویر پاؤں میں روندی جائیں یہ ان کی ذلت ہے۔ یہ رائے سب سے بہتر اور معتدل ہے۔ یہی مذہب امام مالک، سفیان ثوری اور ابوحنیفہ وشافعی کا ہے۔''

قال اصحابنا وغیرهم من العلماء تصویر صورة الحیوان حرام شدید التحریم وهو من الکبائر لانه متوعد علیه بهذا الوعید الشدید المذکور فی الاحادیث وسواء صنعه بما یمتهن او بغیره فصنعته حرام بکل حال لان فیه مضاهاة بخلق اللّٰه تعالیٰ وسواء ما کان فی ثوب او بساط او درهم او دینار او فلس او اناء او حائط او غیرها واما تصویرصورة الشجر ورحال الابل وغیره ذلك مما لیس فیه صورة حیوان فلیس بحرام هذا

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

حكم نفس التصوير واما اتخاذ المصور فيه صورة حيوان فان كان معلقا على حائط او ثوبا ملبوسا او عمامة ونحو ذلك مما لا يعد ممتهنا فهو حرام وان كان فى بساط يداس ومخدة ووسادة نحوها مما يمتهن فليس بحرام ولا فرق فى هذا كله بين ماله ظل و ما لا ظل له هذا تلخيص مذهبنا فى المسئلة وبمعناة قال جماهير العلماء من الصحابة والتابعين ومن بعدهم وهو مذهب الثورى ومالك وابى حنيفة وغيرهم.

(نووی مع مسلم ۱۹۹/۲)

''ہمارے (مسلک شافعی کے) فقہا اوران کے علاوہ دوسرے علما فرماتے ہیں کہ جان دار کی تصویر بالکل حرام ہے اور یہ کبیرہ گناہوں میں سے ہے، کیونکہ اس پر وہ وعید شدید وارد ہوئی ہے جو احادیث میں آئی ہے۔ یہ حرمت ہر صورت میں ہے، خواہ تصویر توہین کے مقام پر رکھنے کے لیے بنائی گئی ہو یا شرف کے مقام پر رکھنے کے لیے، کیونکہ اس میں خدا کی تخلیق کی مشابہت پائی جاتی ہے۔ یہ تصویر خواہ کسی کپڑے، بچھونے، درہم، دینار، پیسے، برتن، دیوار یا کسی اور چیز پر بنی ہو، حرمت میں سب برابر ہیں اور جہاں تک درخت کی یا پالان کی یا ایسی ہی دوسری اشیا کی تصاویر کا تعلق ہے، جن میں روح نہیں ہوتی، تو وہ تصاویر حرام نہیں ہیں۔ یہ حکم تو تصویر بنانے کے بارے میں ہے۔ جہاں تک اس چیز کے استعمال کا تعلق ہے، جس پر کسی جان دار کی تصویر بنی ہو، وہ شے اگر دیوار پر معلق ہے یا وہ پہنا ہوا لباس ہے یا عمامہ ہے یا اس کی مثل کوئی اور ایسی چیز ہے، جو عموماً ذلیل وحقیر نہیں سمجھی جاتی، تو اس چیز کا استعمال حرام ہے۔ اور اگر جان دار کی یہ تصویر کسی بچھونے پر ہے جسے روندا جاتا ہے یا گدے اور تکیے پر یا اس کی مثل کسی ایسی چیز پر ہو جو عموماً پامال ہوتی ہے، تو اس چیز کا استعمال حرام نہیں ـــــــ اور اِن سب تصاویر میں اس پہلو سے کوئی فرق نہیں کہ وہ مجسم ہوں جن کا سایہ پڑتا ہے یا وہ محض رنگ ونقش ہوں، جن کا سایہ نہیں ہوتا۔ تصویر کے معاملے میں یہ ہمارے مذہب کا خلاصہ ہے۔ اسی کی مثل صحابہ رضی اللہ عنہم، تابعین رحمہم اللہ اور مابعد کے اکثر علما کی رائے ہے۔ امام ثوری، امام مالک، امام ابوحنیفہ اور ان کے علاوہ دوسرے علما کا مذہب بھی یہی ہے۔''

فقہا کے درج بالا نقطہ ہاے نظر خلاصہ نکات کی صورت میں حسب ذیل ہے:

o جان دار مخلوقات مثلاً انسان یا حیوان کی تصویر حرام ہے اور اسے بنانا گناہ کبیرہ ہے۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

o یہ حرمت ہر صورت میں ہے، خواہ تصویر مجسم ہو یا کسی چیز پر نقش ہو۔

o یہ حرمت ہر حال میں ہے، خواہ تصویر محل عظمت میں ہو یا محل اہانت میں۔

o بے جان اشیا مثلاً درخت یا پہاڑ کی تصویر جائز ہے اور اسے بنانے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

بعض فقہا کے نزدیک جان دار تصویروں کی حرمت سے دو طرح کی تصویریں مستثنیٰ ہیں:

ایک وہ جو محل اہانت میں پامال ہوں۔

دوسری وہ جو کھلونوں اور گڑیوں کی صورت میں بچوں کے کھیلنے کے لیے استعمال ہوں۔

جان دار کی تصویروں کی حرمت کے حوالے سے فقہا کے استدلال کا زیادہ تر انحصار ان روایتوں پر ہے جن میں یہ باتیں بیان ہوئی ہیں[۵۸]:

۱۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو میرے مخلوقات بنانے کی طرح مخلوق بنانے نکل کھڑا ہو۔

۲۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو لوگ یہ تصویریں بناتے ہیں ان سے کہا جائے گا کہ انھیں زندہ کر کے دکھاؤ۔

۳۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے تصویر بنائی اس کو عذاب دیا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا کہ اس میں روح پھونکو۔ چنانچہ ایک مصور کے استفسار پر حضرت ابن عباس نے اس فرمان نبی کی روشنی میں اس کو نصیحت کی کہ اگر تجھے تصویر بنانی ہی ہے تو درخت کی بنا لے، ایسی چیز کی تصویر نہ بنا جس میں روح ہوتی ہے۔

ان روایتوں کی بنا پر یہ استدلال کیا جاتا ہے کہ جان دار کی تصویر حرام ہے۔ ہمارے نزدیک ان روایتوں سے یہ نتیجہ اخذ کرنا کسی طرح بھی درست نہیں ہے۔ روایتوں کا پس منظر اور ان کے

۵۸؎ یہ روایتیں ''مصوری کی شناعت'' کے تحت زیر بحث آ چکی ہیں، یہاں ان کا بیان محض علما کے استدلال کی تنقیح کے حوالے سے ہے۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

متون یہ نتیجہ اخذ کرنے میں مانع ہیں۔ جہاں تک پس منظر کا تعلق ہے تو اس کے حوالے سے مختلف تفصیلات ہم نے ''احادیث اور مصوری کی شناعت'' کے زیر عنوان گزشتہ بحث میں نقل کر دی ہیں۔ ان کے تناظر میں یہ بات واضح ہوتی ہے کہ چونکہ عرب مصور بتوں اور ان کی تصویروں کو بے روح قالب کے طور پر نہیں، بلکہ زندہ وجود کے طور پر بناتے اور ان میں روحوں کے حلول کے قائل تھے، اس لیے انھیں بطور تنبیہ یہ کہا گیا کہ جن جمادات کو تم زندہ اور حامل روح خیال کرتے ہو، قیامت میں تمھیں سزا کے طور پر ان کو زندہ کر کے دکھانے اور ان کے جسد میں روح پھونکنے کا حکم دیا جائے گا۔[۵۹]

یہاں ہم مختصر طور پر یہ بیان کریں گے کہ مذکورہ روایتوں کے متون کس طرح یہ نتیجہ اخذ کرنے میں مانع ہیں کہ جان دار کی تصویر حرام ہے۔

ایک روایت یہ ہے:

سمعت رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یقول قال اللّٰه عز وجل ومن اظلم ممن ذهب یخلق خلقا کخلقی . فلیخلقوا ذرة او لیخلقوا حبة او لیخلقوا شعیرة . (مسلم، رقم ۲۱۱۱)	''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اس شخص سے بڑا ظالم کون ہوگا، جو میرے مخلوق بنانے کی طرح مخلوق بنانے نکل کھڑا ہوا۔ (ایسی جسارت کرنے والوں کو چاہیے کہ) وہ ایک ذرہ تو تخلیق کر کے دکھائیں یا گندم یا جو کا ایک دانہ ہی تخلیق کر کے دکھا دیں۔''

ہمارے نزدیک اس روایت سے حسب ذیل پہلوؤں کی وجہ سے جان دار کی تصویر کی حرمت کا مفہوم اخذ نہیں کیا جا سکتا:

اولاً، اللہ کی مخلوق جیسی مخلوق بنانے کے الفاظ کا مصداق تصویر کو ہرگز قرار نہیں دیا جا سکتا۔ کسی انسان کے مجسمے، شبیہ یا تصویر کو انسان کا عکس یا نقش تو کہا جا سکتا ہے، مگر اس کے مانند مخلوق نہیں کہا

۵۹ اس نقطۂ نظر پر بحث ''مصوری کی شناعت'' کے زیر عنوان تمہید اور ابتدائی روایتوں کے تحت کی گئی ہے۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

جا سکتا۔ اس کا سبب یہ ہے کہ انسان جیسی مخلوق بنانے سے مراد یہ ہے کہ ایک ایسا وجود بنایا جائے جو گوشت پوست سے بنا ہو، متحرک ہو، کھاتا پیتا، جیتا جاگتا، سنتا بولتا ہو اور ارادہ و اختیار کا مالک ہو۔ یہ خصائص چونکہ ادنیٰ درجے میں بھی کسی تصویر یا مجسمے میں نہیں ہوتے، اس لیے اسے کسی طرح بھی اللہ کی مخلوق جیسی مخلوق بنانے سے تعبیر نہیں کیا جا سکتا۔ چنانچہ 'یخلق خلقا کخلقی' کے الفاظ سے جان دار کی تصویر مراد لینا تو دور کی بات ہے، تصویر مراد لینا بھی مشکل ہے۔

ثانیاً، بر سبیل تنزل اگر ان الفاظ سے تصویر کا مفہوم مراد لے بھی لیا جائے تب بھی جان دار کی تخصیص تو کسی حال میں نہیں ہو سکتی۔ اس کی وجہ یہ بدیہی حقیقت ہے کہ لفظ مخلوق کا اطلاق جس طرح جان دار اشیا پر ہوتا ہے، اسی طرح بے جان اشیا پر بھی ہوتا ہے۔ انسان اور حیوان کو بھی اللہ نے تخلیق کیا ہے اور شجر و حجر بھی اللہ کی مخلوق ہیں۔ یعنی جمادات اور نباتات میں سے کسی چیز کو اللہ کی مخلوق کے زمرے سے خارج نہیں کیا جا سکتا۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

مزید براں 'یخلق خلقا کخلق' کے دائرے سے جمادات یعنی بے جان چیزوں کو خارج کرنے میں اسی روایت کے یہ الفاظ حارج ہیں: 'فلیخلقوا ذرۃ او لیخلقوا حبۃ او لیخلقوا شعیرۃ'' ''وہ ایک ذرہ تو تخلیق کر کے دکھائیں یا ایک دانہ یا ایک جو ہی تخلیق کر کے دکھا دیں''۔ یہاں ذرے، دانے اور جو کا ذکر اللہ کی تخلیق کے طور پر آیا ہے اور یہ چیلنج کیا گیا ہے کہ اگر تخلیق کرنے کا دعویٰ رکھتے ہو تو اللہ کی ان نہایت چھوٹی مخلوقات کو تو بنا کر دکھاؤ۔ یعنی اگر تم 'یخلق خلقا کخلقی' کے مصداق انسانوں اور حیوانوں جیسی میری عظیم الشان مخلوقات بنانے کے دعوے دار ہو تو میری ہی بنائی ہوئی چند چھوٹی مخلوقات مثلاً مٹی کا ذرہ اور اناج کا دانہ ہی بنا کر دکھاؤ۔ گویا ذرہ، دانہ اور جو بنانا 'یخلق خلقا کخلقی' کا عین مصداق ہے۔ یہ تینوں اشیا، ظاہر ہے کہ بے روح ہیں اور من جملۂ حیوانات نہیں ہیں۔ چنانچہ یہ بات بلا خوف تردید کہی جا سکتی ہے کہ روایت کے اپنے الفاظ جان دار کی تخصیص کرنے میں مانع ہیں، بلکہ اگر کوئی شخص اس روایت سے تخصیص کا حکم نکالنا بھی چاہے تو اسے جان دار کی نہیں، بلکہ ان تین مثالوں کی بنا پر بے جان کی تخصیص کرنی ہو گی۔

دو مزید روایتیں یہ ہیں:

عن عائشة ... فقال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم ان اصحاب هذه الصور یعذبون ویقال لهم احیوا ما خلقتم. (مسلم، رقم ۲۱۰۷)

''سیدہ عائشہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: ان تصاویر والوں کو عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جو کچھ تم نے تخلیق کیا ہے، اسے زندہ کرو۔''

عن سعید بن ابی الحسن قال کنت عند ابن عباس رضی اللّٰه عنهما اتاه رجل فقال یا ابا عباس انی انسان انما معیشتی من صنعة یدی وانی اصنع هذه التصاویر فقال ابن عباس لا احدثك الا ما سمعت رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یقول سمعته یقول من صور صورة فان اللّٰه معذبه حتی ینفخ فیها الروح ولیس بنافخ فیها ابدا فربا الرجل ربوة شدیدة واصفر وجهه فقال ویحك ان ابیت الا ان تصنع فعلیك بهذا الشجر کل شیء لیس فیه روح. (بخاری، رقم ۲۲۲۵)

''سعید بن ابی الحسن بیان کرتے ہیں کہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا کہ آپ کے پاس ایک آدمی آیا۔ اس نے کہا اے ابن عباس، میں ایک ایسا آدمی ہوں جسے بس اپنے ہاتھ کے ہنر ہی سے روزی کمانی ہے۔ اور میں یہ تصاویر بناتا ہوں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اس ضمن میں تم سے وہی بات بیان کرتا ہوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔ میں نے آپ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے کوئی تصویر بنائی، اللہ اس کو لازماً عذاب دے گا۔ یہاں تک کہ اس سے کہا جائے گا کہ اس تصویر میں روح پھونکو، لیکن وہ اس میں کبھی روح نہ پھونک سکے گا۔ وہ شخص یہ سن کر ششدر رہ گیا اور اس کا چہرہ زرد پڑ گیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے (یہ دیکھ کر) کہا، تیرا ناس ہو، اگر تجھے ضرور تصویر بنانی ہے، تو تو اس درخت کی بنا لے، تصویر بس اسی چیز کی بنایا کر، جس میں روح نہیں ہوتی۔''

ہمارے نزدیک ان روایتوں سے بھی جان دار کی تصویر کی حرمت کا مفہوم اخذ نہیں کیا جا سکتا۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

اس کے وجوہ حسب ذیل ہیں:

اولاً، اگر ان روایتوں کے الفاظ پر غور کیا جائے تو یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ان میں جان دار یا بے جان کا مسئلہ سرے سے زیر بحث ہی نہیں ہے۔ اس کے بجائے یہاں حامل روح ہونے یا نہ ہونے یعنی زندہ ہونے یا نہ ہونے کی بات ہو رہی ہے۔ 'یقال لھم احیوا ما خلقتم' ''ان سے کہا جائے گا کہ جو تم نے بنایا ہے، اسے زندہ کرو''، 'حتی ینفخ فیھا الروح و لیس بنافخ فیھا ابدا' ''حتیٰ کہ اس سے کہا جائے گا کہ اس تصویر میں روح پھونکو، لیکن وہ اس میں کبھی روح نہ پھونک سکے گا'' کے جملے اسی حقیقت کو واضح کر رہے ہیں۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جو لوگ بے روح جمادات کو مورتوں میں تشکیل دے کر ان میں فرشتوں، جنوں اور انسانوں کی روحیں ڈالنے کے زعم میں مبتلا ہیں، قیامت میں اللہ انھیں چیلنج کرے گا کہ ان میں فی الواقع روحیں ڈال کر دکھاؤ۔ گویا کہ اللہ فرمائے گا کہ میں نے مخلوقات کے اجسام بنائے، پھر ان میں روح پھونکی، پھر ان پر موت طاری کی اور ان کی روح قبض کی اور اب روز قیامت ان کے مردہ اجسام کو دوبارہ کھڑا کر کے ان میں از سر نو روح ڈالی ہے اور انھیں ایک مرتبہ پھر مردہ سے زندہ میں تبدیل کر دیا ہے۔ تم بھی دنیا میں اس امر کا دعویٰ کرتے رہے ہو۔ اب یہ لکڑی، مٹی، پتھر اور سونے چاندی کی مورتیں تمھارے سامنے مردہ پڑی ہیں۔ اگر تمھارے دعوے میں حقیقت ہے تو ان میں روح پھونکو اور انھیں زندہ کر کے دکھاؤ۔

بخاری کی روایت میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کے الفاظ بھی اسی بات کی تصدیق کر رہے ہیں۔ انھوں نے کہا ہے: 'الا ان تصنع فعلیك بھذا الشجر کل شیء لیس فیہ روح' ''اگر تجھے ضرور تصویر بنانی ہے، تو تو اس درخت کی بنا لے، تصویر بس اسی چیز کی بنایا کر، جس میں روح نہیں ہوتی۔'' یعنی انھوں نے مصور کو سمجھایا ہے کہ جمادات میں سے جن اشیا کے ساتھ روح کا تصور وابستہ ہے، ان کی تصویریں نہ بنایا کر۔ جملے کے دروبست اور انتخاب الفاظ کی بنا پر قرین قیاس یہی ہے کہ سیدنا ابن عباس کے پیش نظر یہاں جان داروں یعنی حیوانات کا تذکرہ پیش نظر ہی نہیں ہے۔ اگر سیدنا ابن عباس کے پیش نظر یہی بات ہوتی تو وہ 'الا ان تصنع فعلیك بھذا الشجر کل شیء لیس فیہ روح' کے بجائے 'الا ان تصنع فعلیك بھذا الشجر کل

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

شی ء لیس بحیوان ' کے الفاظ استعمال کرتے۔ عربی زبان میں بالعموم جان دار کے لیے حیوان اور بے جان کے لیے غیرحیوان یا جماد کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ فقہا کے درج بالا اقتباسات میں بھی جان دار اور بے جان کے مفہوم کو ادا کرنے کے لیے حیوان اور غیرحیوان کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ مزید براں حیوان یعنی جان دار کا تصور اگر ذہن میں ہو تو اس کے لیے لفظ 'شی ء' بالعموم استعمال نہیں ہوتا۔ درخت کی مثال بھی اسی بات کی طرف اشارہ کر رہی ہے۔ یعنی انھوں نے کہا کہ اس درخت کی یا جمادات و نباتات میں سے ایسی چیز کی تصویر تو بنا لیا کرو جس میں روح متصور نہیں ہوتی، مگر ایسے جمادات کی تصویر نہ بنایا کرو جس میں روح متصور ہوتی ہے، جیسا کہ لات، منات اور عزیٰ کی پتھروں سے بنی ہوئی مورتیاں ہیں۔

ثانیاً، بخاری کی روایت کے وہ الفاظ جن پر مصور اور سیدنا ابن عباس کا پورا مکالمہ مبنی ہے، وہ یہ ہیں: 'انی اصنع هذه التصاویر' ''میں یہ تصاویر بناتا ہوں''۔ یہاں 'هذه' کا اسم اشارہ جن سامنے پڑی ہوئی تصاویر کی طرف ہے، انھی کے حوالے سے سیدنا ابن عباس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قول بیان کیا ہے اور انھی کے بنانے سے مصور کو منع کیا ہے۔ گویا اگر یہ متعین ہو جائے کہ وہ سامنے پڑی ہوئی تصاویر کون سی ہیں جن کی طرف اشارہ کیا گیا ہے تو روایت کے مدعا کو سمجھنے میں آسانی ہو سکتی ہے۔ ہمارے نزدیک ان الفاظ کو اگر روایت کے آخری الفاظ 'الا ان تصنع فعليك بهذا الشجر كل شیء ليس فيه روح' ''اگر تجھے ضرور تصویر بنانی ہے تو اس درخت کی بنا لے، ہر اس چیز کی تصویر بنا لے جس میں روح نہیں ہوتی'' کی روشنی میں سمجھا جائے تو یہ بات بہت حد تک متعین ہو جاتی ہے کہ 'هذه التصاوير' سے مراد وہ تصویریں ہیں جو 'ليس فيه روح' کے متضاد الفاظ 'كل شیء فيه روح' کا مصداق ہیں۔ یعنی وہ تصویریں مراد ہیں جن میں روح ہوتی ہے۔ مشرکین عرب کے نزدیک روح کی حامل تصاویر وہی تھیں جو لات، منات، عزیٰ اور دوسرے ناموں سے موسوم تھیں اور جن کے اندر روحیں تصور کی جاتی تھیں۔

---

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com